مشرقِ وسطیٰ میں اُردو شاعری کا ارتقا

The Evolution Of Urdu Poetry In The Middle East

غلام مصطفیٰ، پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
Ghulam Mustafa، Ph.D. Scholar, Dept. of Urdu,
Govt. College University Faisalabad.

ڈاکٹر شبیر احمد قادری، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
Dr. Shabbir Ahmad Qadri,Associate Prof., Dept of Urdu,Govt. College University Faisalabad.

Abstract

Middle East is a geographical and cultural area situated in Western Asia, but also the part of South Africa and Eastern Europe. Middle East has unique importance among the three continent Europe, Asia and Africa. The term Middle East was used by British India Office in 1850. It contains 17 countries. Bahrain is the smallest while Saudi Arabia is the largest one country of this region. The Holy places of three great religions Islam, Christianity and Judaism are also situated there.

Oil was discovered near Persian Gulf in 1936, it introduced great revolution in the economy of these countries. Peoples from Indo Pak shifted towards these countries for better life career and Urdu entered in Middle East. People inclined towards Urdu poetry due to remoteness from one's relatives and native countries. At this time Urdu is the fourth largest language in the Middle East and Urdu poetry is progressing day by day.

Key words: Middle East, Urdu, Poetry, Tasleem elahi Zulfi, Naseem sahar

کلیدی الفاظ: مشرقِ وسطی، اردو، شاعری، تسلیم الٰہی زلفی، نسیم سحر

موجودہ مشرق وسطیٰ ماضی قدیم کے شام، فلسطین اور لبنان پر مشتمل ہے جو کہ سوریہ کہلاتا تھا۔ قدیم دنیا کے تین براعظموں میں یہ علاقہ خاص جنگی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ خلافت عثمانیہ کے دور میں براعظم ایشیا، یورپ اور افریقہ کے تمام بحری و بری اور تجارتی راستوں پر مسلمانوں کی حکمرانی تھی۔ مارچ 1924ء میں دوسری جنگ عظیم کے بعد سلطنت عثمانیہ کا وجود ختم ہو گیا۔ جس سے جمہوریہ ترکی اور خود مختار عرب ریاستیں معرض وجود میں آئیں۔ مشرق وسطی بین الابر اعظمی علاقہ ہے۔ جس کا زیادہ تر حصہ مغربی ایشیا میں واقع ہے سعودی عرب مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا جغرافیائی خطہ جبکہ بحرین سب سے چھوٹا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں سترہ ممالک بحرین، قبرص، مصر، ایران، عراق، اسرائیل، اردن، کویت، لبنان، عمان، فلسطین، قطر، سعودی عرب، شام، ترکی، متحدہ عرب عمارات اور یمن شامل ہیں۔ ان میں تین غیر عرب ممالک ایران، ترکی، اور اسرائیل بھی شامل ہیں۔ زیادہ تر ممالک مغربی ایشیا میں واقع ہیں جبکہ ترکی ایشیااوریورپ اور مصر شمالی افریقہ میں واقع ہے۔ اسلام مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا مذہب ہے جبکہ دیگر مذاہب میں عیسائیت اور یہودیت نمایاں ہیں۔ جزیرۃ العرب مغربی ایشیا کا جزیرہ نما ہے جو کہ افریقہ کے شمال میں واقع ہے۔ جغرافیائی طور پر اسے ایشیا کا برصغیر خیال کیا جاتا ہے۔ یہ یمن، عمان، قطر، بحرین، کویت، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات پر مشتمل ہے۔ مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک عرب لیگ کی صورت میں 22 ممالک کی ایک نمائندہ تنظیم میں شامل ہیں۔ خلیج کی 6 ریاستیں سعودی عرب، کویت، قطر، بحرین، عمان اور متحدہ عرب امارات علاقائی تعاون و ترقی کے لیے خلیجی تعاون کونسل کی ممبران ہیں۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیم اوپیک میں الجزائر کے علاوہ شامل تمام ممالک بحرین، کویت، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، شام، عمان اور عراق کا تعلق بھی مشرق وسطیٰ سے ہے۔ 1936 میں خلیج فارس میں تیل کے ذخائر کی دریافت ہوئی۔ 1938 میں سعودی عرب اور کویت میں تیل کی باقاعدہ پیداوار کا آغاز ہو گیا۔ تیل کی پیداوار سے جزیرہ نمائے عرب کے ممالک میں تعمیر و ترقی کا دور شروع ہوا۔ بڑے بڑے کاروباری مراکز کی تعمیر اور آئل کمپنیوں کا قیام عمل میں آیا۔ خلیجی ممالک کی اس خوشحالی سے تارکین وطن نے ان ممالک کا رخ کیا جن میں پاکستان، بھارت اور دیگر ممالک کی افرادی قوت شامل تھی۔ یوں سینکڑوں ہنر مند و غیر ہنر مند افراد نے وہاں پر اپنی معاشی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ تیل کی پیداوار نے اس علاقے کی عوام کا معیار زندگی بدل دیا۔ پروفیسر حسین سحر لکھتے ہیں:

"1930 کی دہائی میں خلیج کے خطے میں پٹرول کی دریافت ہوئی تو یہاں تارکین وطن کی آمد کا آغاز ہوا بر صغیر پاک وہند سے بھی لوگ تلاش روزگار میں اس علاقے میں پہنچے یہ سلسلہ چلتا رہا اور بالآخر 1970 کے بعد سے پاکستان بھارت اور بنگلا دیش سے تارکین وطن کی بڑی تعداد یہاں پہنچی ان میں اکثریت اُردو بولنے والوں کی تھی"(۱)

مشرق وسطیٰ میں اُردو شاعری ابتداء سے ہی فروغ پذیر رہی۔ تارکین وطن نے اپنے جذبات و احساسات کے اظہار کے لیے شاعری کا انتخاب کیا۔ پاکستان اور بھارت سے آنے والے تارکین وطن کی مادری زبان اردو تھی۔ تلاش معاش کے لیے نقل مکانی کرنے والے تارکین وطن میں اہل علم وہنر کی قلیل تعداد بھی شامل تھی جو روزگار کے ساتھ ساتھ شعر و ادب سے بھی منسلک تھے۔ اس ماحول سے ترغیب پاکر بہت سے نئے چہرے ان ادبی مجالس کا حصہ بنے۔ انہوں نے اپنے جذبات کے اظہار کے لیے شاعری کا سہارا لیا اور یوں مشرق وسطیٰ میں شعری ادب ارتقا پذیر ہوا۔ خلیجی ممالک میں اُردو شاعری کا حجم نثری ادب کی نسبت کافی زیادہ ہے۔ گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں:

"خلیجی ممالک میں اُردو زبان کے تخلیق کاروں نے جو ادب خلق کیا ہے اس کی ایک مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ نثر نگاری کے مقابلے میں شاعری کو ضرورت سے زیادہ فوقیت دی گئی ہے"(۲)

خلیجی ممالک کی طرف آنے والے تارکین وطن میں ترکِ وطن کا احساس، عزیز واقربا سے دوری، خطہ عرب سے جذباتی وابستگی اور حسرت تعمیر کے جذبوں نے تخیلات کا روپ دھار کر مشرق وسطیٰ میں اُردو شاعری کی بنیاد رکھی اور ایک ایسے شعری منظر نامے کی تخلیق کا باعث بنے جو دوری کے احساس کا استعارہ بن کر اپنا مقام و مرتبہ متعین کر چکی ہے۔ ابتدا میں تارکین وطن سعودی عرب کے شہر جدہ میں قیام پذیر ہوئے اور تلاش معاش میں محو ہو گئے تاہم فرصت کے اوقات میں ان کے تخلیقی وجدان نے اُردو شعر وادب کی آب یاری میں حصہ لینا شروع کیا اور یوں ابتدائی ایام میں ہی اُردو شاعری اپنے ارتقا کی طرف گامزن ہوئی۔ ڈاکٹر نعیم حامد لکھتے ہیں:

"1954 تا 1956 کا عرصہ اُردو شعر و ادب کے لئے ایک عبوری دور کی حیثیت رکھتا ہے پاک و ہند سے اہل علم و فن مسلسل آ رہے

ہیں۔ شعر و ادب کا ذوق رکھنے والوں کا اضافہ ہو رہا ہے مگر ہر آنے والا سب سے پہلے مداوائے غم روزگار کی فکر میں ہے۔ رفتہ رفتہ نو واردان جدہ کے اقتصادی احوال روبہ اصلاح ہوئے اور وہ اپنی مادی ضروریات کے مطالبوں سے عہدہ برآ ہو کر اپنی عظیم الشان ثقافتی و شعری روایات کی سرزمین جدہ میں تخم ریزی کی طرف متوجہ ہوئے "(۳)

سعودی عرب رقبے اور وسائل کے اعتبار سے دیگر خلیجی ممالک سے سب سے بڑا ہے۔ تارکین وطن کا زیادہ تر رجحان بھی سعودی عرب کی طرف ہی رہا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق سعودی عرب میں مقیم اُردو شعر و ادب سے وابستہ افراد کی تعداد دیگر خلیجی ممالک میں قیام پذیر تارکین وطن کی مجموعی تعداد کے برابر ہے۔ 1968ء سے 1985ء کے عرصہ میں جدہ میں اُردو شعر وادب کی شاندار تاریخ رقم ہوئی۔ اُردو شاعری کے فروغ میں نسیم سحر، تسلیم الٰہی زلفی، ظفر مہدی، شجاعت علی راہی، قیوم طاہر اور مرزا یوسف رہبر نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ان شخصیات میں نسیم سحر کی شخصیت ایک دبستان کا درجہ رکھتی ہے۔ انہوں نے اپنے سہ ماہی ادبی جریدے "سحاب" کی شکل میں سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک میں اُردو شعر وادب کے فروغ کے لئے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ نسیم سحر کے غزل، ہائیکو، قطعات کے علاوہ نعتیہ شعری مجموعے بھی چھپ چکے ہیں۔

"ہمارے پاؤں میں تحریر ہیں سفر اتنے
کوئی پڑاؤ نہ گھر ہے ہماری قسمت میں"(۴)
"لوٹا ہوں حال ہی میں وہاں دے کے حاضری
پھر انتظار مجھ کو وہیں واپسی کا ہے"(۵)
"تاروں بھری راتوں میں مرا ایسے سفر ہو
مکے میں مری شام مدینے میں سحر ہو"(۶)

منطقہ شرقیہ سعودی عرب میں سید یونس اعجاز کی شعری خدمات نمایاں ہیں انہوں نے سعودی عرب میں قیام کے دوران 200 سے زائد شعری نشستوں کا اہتمام کیا۔ سعودی عرب سے واپسی پر منطقہ شرقیہ کے اہل قلم نے ایک شعری انتخاب "ارمغان اعجاز" کے نام سے مرتب کیا اور انہیں الوداعی دعوت میں پیش کیا۔ وہ اوورسیز پاکستانی رائٹرز فورم کے بانی

اور متحرک ادبی شخصیت تھے۔ منطقہ شرقیہ میں شعر و ادب کے فروغ میں ان کی خدمات بے مثال ہیں۔

"اپنے ہاں آرام ملے تو
کون پرائے گھر جاتا ہے"(۷)

"اب تو بھی آفتاب کی انگلی پکڑ کر چل
اب واپسی کے راستے آساں نہیں رہے"(۸)

خلیجی ممالک کی اُردو شاعری کا مزاج پاک و ہند کی اُردو شاعری سے کافی حد تک مختلف ہے۔ دیارِ غیر کی شاعری میں کچھ ایسے عناصر ضرور داخل ہوئے ہیں جو انسانی فکر اور رویوں کو متاثر کر کے تخلیقی عمل میں تبدیلی کا باعث بنے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال واجد لکھتے ہیں:

"خلیجی ممالک میں معاشی ہجرت کے بعد اُردو کی جو نئی بستیاں قائم ہوئیں ہیں وہاں نظم و نثر افسانہ غزل تنقید صحافت ہر میدان میں کام ہوا ہے۔ خلیجی ممالک میں مقیم شعراء کی تخلیقات اُردو میں ایک نئی شعری جمالیات کو جنم دے رہی ہے اور یہ وہ شعری جمالیات ہے جو ہندوستان اور پاکستان میں مقیم شعراء کے تخلیقی مزاج سے قدرے مختلف ہے"(۹)

خلیجی ممالک میں سات ریاستوں پر مشتمل ایک وفاق منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ ان میں ابو ظہبی، دبئی، شارجہ، ام القوین، راس الخیمہ اور فجیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام امارتیں 1935ء کے ایک معاہدے کے تحت برطانیہ کے زیر نگرانی تھیں۔ برطانیہ نے جب اس علاقے سے اپنا قبضہ ختم کیا تو یہ ریاستیں ایک وفاق کی شکل میں مشترکہ حکومتی اقتدار کا حصہ بن گئیں۔ ان کا قیام 1971ء میں عمل میں آیا۔ وفاق کے اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ابو ظہبی کے شیخ زید بن سلطان النہان اور دوبئی کے شیخ راشد بن سعید المکتوم پیش پیش تھے۔ ظہور الاسلام جاوید لکھتے ہیں:

"متحدہ عرب عمارات میں وفاق کے بعد تعمیر و ترقی کی رفتار اس قدر تیز ہو گئی کہ غیر ممالک سے ہنر مند و غیر ہنر مند کارکنوں کا ایک تانتا بندھ

گیا۔ اس میں سب سے زیادہ بڑی تعداد پاکستان اور بھارت سے تھی۔ یہ
آنے والے اپنے ساتھ اپنی زبان اور تہذیب بھی ساتھ لائے "(۱۰)

یوں 1972ء میں متحدہ عرب عمارات میں شعری محفلوں کا انعقاد شروع ہوا۔ معدودے چند شعراء سے شروع ہونے والا یہ قافلہ آج سینکڑوں ادبی کارکنوں پر مشتمل ہے جو کہ امارات میں شعر و ادب کی ترقی کے لئے اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ متحدہ عرب امارات کی ریاست ابوظہبی میں یعقوب تصور، اسلام عظمی، سعدیہ روشن صدیقی، شفیق سلیمی، صغیر احمد جعفری، ظہور الاسلام جاوید، مصدق لاکھانی اور میر تنہا یوسفی نے شعر و ادب کی نمایاں خدمت کی۔ شفیق سلیمی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ دبئی کے عربی النسل اُردو شاعر ڈاکٹر زبیر فاروق ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ اسی طرح شارجہ میں ع۔ س۔ مسلم نے اُردو شعر و ادب کی بھرپور خدمت کی۔ وہ غزل سے حمد و نعت کی طرف آئے۔ وہ جس علاقے میں کوئی حمد ،نعت یا غزل کہتے تاریخ کے ساتھ اس شہر یا ملک کا بھی ذکر کرتے۔ ان شعراء کے کلام میں ترک وطن اور معاشی مہاجرت کا احساس جگہ جگہ ملتا ہے۔

"بے نام دیاروں کا سفر کیسا لگا ہے
اب لوٹ کے آئے ہو تو گھر کیسا لگا ہے"(۱۱)
"اک عمر ہوئی گھر سے نکل آئے تھے یونہی
اک عمر گنوا دی یونہی ہم نے سفر میں"(۱۲)
"حصول رزق کے ارماں نکالتے گزری
حیات ریت سے سکے ہی ڈھالتے گزری"(۱۳)

نسیم سحر نے 1981ء سے 2011ء کے 30 سالہ عرصہ میں اسلامی ترقیاتی بنک جدہ میں ملازمت کے دوران اُردو شعر و ادب کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ سہ ماہی ادبی جریدہ "سحاب" نکالا جس میں خلیجی ممالک کے سینکڑوں گمنام اُردو شعراء اور شاعرات کو منظر عام پر لانے کی ادبی خدمت سرانجام دی۔ نسیم سحر نے دائرہ ادب جدہ کے پلیٹ فارم سے بھی شعر و ادب کی سرگرمیاں جاری رکھیں، حسین سحر نے جدہ کی معطر فضاؤں میں بیٹھ کر درجنوں شعری مجموعوں کے ساتھ ساتھ "فرقان عظیم" کے نام سے قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کیا جو ادب کے ساتھ ساتھ اہل اسلام کی بھی عظیم خدمت ہے۔ گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں:

"شعر و ادب کی ایک پر اسرار دنیا ہوتی ہے۔ ایسی دنیا آباد کر کے شائد خلیجی ممالک کے نو آباد فنکاروں نے اپنے تخلیقی وجود کا جواز فراہم کیا ہے ۔وطن سے دوسری احساسات میں ازل اورابد کے درمیان کا بعد پیدا کرتی ہے جس سے بچنے کی خاطر ایک تخلیقی انسان ادبی وشعری مصروفیات کا سہارا لے کر اپنے ذہن میں ایک ایسی پناہ گاہ تعمیر کرتا ہے جہاں بیٹھ کر وہ وطن سے دوری کے احساس کو مٹا سکے۔"(۱۴)

وطن سے دوری کے اسی احساس نے ایسا شعری ادب تخلیق کیا جو شعری جمالیات کے ساتھ ساتھ ان کے قلبی احساس کا بھی ترجمان ہے۔ جدہ کی شعری سرگرمیوں میں ایک قابل ذکر حوالہ ڈاکٹر سید نعیم حامد علی الحامد جو ارض حرمین شریفین کے پہلے اُردو شاعر، سعودی عرب سے شائع ہونے والے پہلے اُردو شعری مجموعے،"پیکرِ نغمہ"اور دوسرے شعری مجموعے "عکاظ غزل" کے خالق اور سعودی عرب کے پہلے اُردو کتب خانے "نعیم اُردو کتب خانہ" جدہ کے مالک ہیں۔

حسین سحر کا "اُردو کا دبستان خلیج" شعر و ادب کی مختصر مگر جامع تاریخ کی حیثیت رکھتا ہے جس سے خلیجی ممالک میں اردو شعر و ادب کی رفتار اور رجحان کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حسین سحر کی مرتب کردہ "صحرا میں گلاب" سعودی عرب میں مقیم ادیبوں اور شاعروں کی تخلیقات کا دس سالہ نمائندہ انتخاب ہے جس میں نامور لکھاریوں کے ساتھ ساتھ نئے نام بھی شامل ہیں جس سے ان کی وطن دوستی، محبت اور ثقافت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے۔

"یہ کیا؟منزل سے جیسے جیسے قربت بڑھتی جاتی ہے
مسافر کے لئے راہ مسافت بڑھتی جاتی ہے"(۱۵)

خلیجی ملک قطر میں ادبی سرگرمیاں 1959 سے جاری ہیں۔ آصف برخیا قطر کے پہلے صاحب دیوان شاعر تھے۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ "پھول اور آنسو" بھی قطر سے شائع ہوا۔ 1977 میں آصف برخیا کو ممتاز راشد کی ہم نشینی میسر آئی تو قطر کی ادبی سرگرمیاں دوچند ہو گئیں۔ 1979 میں ڈاکٹر سید عبد القوی اور ممتاز راشد نے "بزم اردو قطر" کی بنیاد رکھی جس کی ادبی خدمات آج بھی جاری ہیں ۔ بزم کے زیر اہتمام "ریگ رنگ" کے نام سے ایک ادبی

انتخاب بھی شائع ہوا۔ جس میں درجنوں شعرا کا منتخب کلام شامل ہے۔ ممتاز راشد کا پہلا شعری مجموعہ "کاوش" بھی قطر سے شائع ہوا۔ عطاالرحمن صدیقی ندوی لکھتے ہیں:

"اردو کی خلیجی بستیاں نسبتاً جدید ہیں انہی خلیجی بستیوں میں اردو کا ایک سرسبز و شاداب جزیرہ قطر ہے۔ جہاں اردو شعر و ادب کا گلستان آباد ہے اور اس گلستان کے گل سرسبد ہیں ممتاز راشد جن کا اصل تعلق تو لاہور سے ہے لیکن نومبر 1977 سے ان کا قیام قطر میں ہے۔ اور انہوں نے یہاں اردو کی فضا ساز گار بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ قطر میں اردو کی آبیاری کے سلسلے میں "بزم اردو قطر" ایک سنگ میل ہے۔ جس کی تاسیس میں ممتاز راشد کا فعال کردار رہا ہے۔ یہ قطر کی پہلی باقاعدہ اردو تنظیم ہے جس نے قطر میں اردو زبان اور ادب کو فروغ دینے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے"(۱۶)

ممتاز راشد نے سہ ماہی ادبی مجلہ "خیال و فن" بھی نکالا جو بیک وقت لاہور اور قطر سے شائع ہوتا ہے۔ "خیال و فن" پاکستان اور قطر کے علاوہ دیگر خلیجی ریاستوں کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ ممتاز راشد کی شاعری غزل، نظم، ہائیکو، قطعات اور نعت پر مشتمل ہے۔ ممتاز راشد حقیقی معنوں میں محبت اور مہاجرت کے شاعر ہیں۔

"نجانے کب رہائی ہو مری صحرا نشینی سے
نجانے کب سکوں پاؤں کہ دل ویران و بے کل ہے
ابھی کچھ اور سہنی ہے مجھے پردیس کی سختی
ابھی بچے بھی چھوٹے ہیں مکاں بھی نامکمل ہے"(۱۷)

ممتاز راشد نے مشرق وسطی میں شعرو ادب کی نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ انہوں نے خلیجی ممالک کے اہل قلم کی تحریروں پر مشتمل "خیال و فن" کے قطر نمبر، بحرین نمبر، کویت نمبر، پردیس نمبر، طنز و مزاح نمبر، قطر نعت نمبر اور سلور جوبلی نمبر بھی نکالے جن میں خلیجی ممالک کے شعرا کی ادبی خدمات کو خصوصی طور پر نمایاں کیا۔ امتیاز حسین سبزواری لکھتے ہیں:

"خلیجی ممالک میں بھی ممتاز راشد لاہوری کے "خیال و فن" کو اب تک بہت پذیرائی مل رہی ہے۔ آج اگر خلیجی ممالک میں اردو دوسری بڑی

زبان ہے تو اس کا سہرا ابھی ممتاز راشد لاہوری کو ہی جاتا ہے۔ اپنی جوانی کے سینتیس سال ممتاز راشد لاہوری نے اردو ادب کے جنون میں جھونک دیۓ"(۱۸)

مشرق وسطیٰ میں اردو شعر ادب کے فروغ میں رسائل و جرائد "تخلیق"لاہور ،"شاعر "بمبئی اور" دنیائے ادب "کراچی کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ماہنامہ "تخلیق" نے اپنی نومبر 1999 کی اشاعت میں خلیجی ممالک کی اردو شاعری پر ضخیم نمبر نکالا جس میں سعودی عرب کے شہروں مدینہ، جدہ، ریاض، الجبیل، عرعر، دہران، دمام اور الخبر کے شعرا کا تعارف اور کلام شامل کیا۔ اسی طرح قطر، دبئی، ابو ظہبی، شارجہ، کویت، بحرین اور عمان کے شاعروں کو بھی نمایاں جگہ دی ۔یہ ضخیم نمبر خلیجی ریاستوں میں اردو شعر و ادب کے ارتقا کی تاریخ ہے۔ بمبئی کے "شاعر "اور کراچی کے "دنیائے ادب "نے بھی مشرق وسطیٰ کے شاعروں کے خصوصی گوشے نکالے اور اپنے ہر شمارے میں مشرق وسطیٰ کے شاعروں کو خصوصی اہمیت دی۔

اُردو شعر و ادب کے فروغ میں مرتب شعری کتب نے اہم کردار ادا کیا۔اس سلسلہ کی پہلی مرتب کتاب "دھوپ کے شاعر" کے نام سے باقی احمد پوری نے 1981ء میں ترتیب دی۔ اسی دوران ایک شعری انتخاب شکیل آزاد، اسلام عظمی اور اطہر نفیس نے "ریت اور شبنم" کے نام سے مرتب کیا جس میں 14 شاعروں کا کلام شامل تھا۔ مرتبین لکھتے ہیں:

"سامعین کے شعری ذوق کی تسکین اور شعراء کو بڑے ادبی حلقوں سے متعارف کروانے کے لئے متحدہ عرب امارات میں مقیم شعراء کے منتخب کلام کو شائع کرنے کا منصوبہ بہت دیر سے زیر غور تھا مگر ہر کوئی اس بھاری پتھر کو چوم کر چھوڑ دیتا۔ ان حالات میں ہم نے بارش کا پہلا قطرہ بننے کا خطرہ مول لے ہی لیا تاہم اس کا آغاز صرف ابو ظہبی سے کیا ہے اس کی روشنی میں کام کو آگے بڑھایا جائے گا"(۱۹)

1993ء میں سید قمر حیدر قمر، شمس الحق نوشاد، ڈاکٹر راشد فضلی اور بشیر مرزا نے "مشرق وسطیٰ میں اُردو" مرتب کی۔ یہ کتاب حقیقی معنوں میں مشرق وسطیٰ میں اُردو شاعری کی تاریخ ہے جس میں 110 شعراء و ادبا کا تعارف اور تخلیقات شامل ہیں۔ اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں 2 سال لگے۔ اس کتاب سے مشرق وسطیٰ میں اُردو شاعری کا منظر نامہ واضح طور

پر دیکھا جاسکتا ہے ۔1997ء میں منطقہ شرقیہ سعودی عرب میں مقیم اُردو شعراء کی منتخب غزلوں کا انتخاب منظر عام پر آیا۔اسے راشد عباسی نے "ارمغان اعجاز" کے نام سے ترتیب دیا ۔اس میں 14 شعراء کا کلام شامل ہے ۔ یہ شعری انتخاب منطقہ شرقیہ کے ہر دل عزیز اور پرجوش شاعر کے لئے الوداعی تحفہ تھا جس نے اوور سیز پاکستانی رائٹرز فورم کے پلیٹ فارم سے منطقہ شرقیہ میں شعر وادب کی بھرپور خدمت کی اور 200 سے زائد مشاعرے کروائے۔ ذکاء صدیقی لکھتے ہیں:

"اہل اُردو نے جو تازہ بستیاں آباد کی ہیں ان میں خلیج عرب کے ممالک کو اس اعتبار سے فوقیت حاصل ہے کہ تارکین وطن کی سب سے بڑی تعداد انہی ممالک خصوصاً سعودی عرب میں ہے "[۲۰]

ڈاکٹر اقبال واجد کی مرتب کردہ "دشت رنگ" باقی احمد پوری کی "بین الاقوامی اُردو شاعری"، سجاد بابر کی "صدا بصحرا"، سلطانہ مہر کی "سخنور"، ممتاز راشد کی "منتخب غزلیں" اور عبد الحق عارف کی "کہکشاں" اسی سلسلے کی کوشش ہیں جو مشرق وسطیٰ میں اُردو شعر وادب کے فروغ کا باعث بنیں۔ زبان و ادب کی ترویج و اشاعت میں ادبی تنظیمیں اور ادارے اپنا مقام رکھتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں اُردو شاعری کے فروغ میں ادبی تنظیموں اور اداروں نے شعری نشستوں، مشاعروں کے انعقاد اور دیگر ادبی سرگرمیوں کے ذریعے بھرپور کردار ادا کیا جس سے شعراء کے اندر جذبہ مسابقت اُردو شعر وادب کے ارتقا کا باعث بنا۔

بحرین خلیج کی سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ یہاں بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش کے تارکین وطن روزگار کے حصول کے لئے آباد ہیں۔ اُردو یہاں سب سے زیادہ بولی جانے والی رابطے کی زبان ہے۔ بحرین میں اُردو شعر و ادب کی ترویج و ترقی میں سعید قیس کا بنیادی کردار ہے۔ وہ قیام پاکستان سے قبل سعودی عرب اور پھر بحرین گئے۔ ابھی تک تیل کی دریافت نہ ہوئی تھی۔ سعودی عرب اور بحرین پسماندگی کا شکار تھے۔ روزگار کے مواقع بھی بہتر انداز میں موجود نہ تھے۔ ان حالات میں سعید قیس بھی مالی مشکلات کا شکار رہے لیکن اُردو شعر وادب کے فروغ کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہے۔ ڈاکٹر قدسیہ عبد الکریم لکھتی ہیں:

"اُردو زبان کے لئے خدمات سر انجام دینے والوں میں بزرگ شاعر سعید قیس اور ان کے رفقا کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔ سعید قیس 1946ء میں بحرین آئے۔ ان کے بے پناہ ذوق شاعری کو دیکھ کر

کئی صاحبان ذوق ان کے گرد جمع ہو گئے ۔ شعر و شاعری کے شوقین
افراد 24 سال تک غیر رسمی انداز میں محفلیں سخن منعقد کرتے رہے۔
بحرین میں قائم سب سے پہلی باقاعدہ ادبی انجمن بھی سعید قیس ہی کی
سرپرستی میں قائم ہوئی"(۲۱)

سعید قیس نے بحرین کے قیام کے دوران اُردو شعر و ادب کی ترویج و ترقی کے لئے بھرپور کام کیا۔ بحرین میں اُردو شاعری کے لئے ماحول کو سازگار بنایا۔ ان کے تلامذہ میں سے کئی ایک نے شعر و ادب کے میدان میں خوب شہرت پائی۔ عبدالحق عارف نے کہکشاں کے نام سے بحرین کے اُردو شعراء کے انتخاب پر مشتمل کتاب مرتب کی جو بحرین کے اُردو شعراء کے تعارف اور نمونہ کلام پر مشتمل ہے۔

"پردیس کیا گئے تھے ذرا دیر کے لئے
یہ کیا ہوا کہ شہر ہی سارا بدل گیا"(۲۲)

خلیجی ریاست کویت میں 1938ء میں تیل کی دریافت ہوئی اور 1946ء میں باقاعدہ پیداوار سے کویت میں ترقی و خوشحالی کا دور شروع ہو گیا۔ تارکین وطن نے کویت کا رخ کرنا شروع کیا اور اس طرح ابتداء سے ہی اُردو شعر و ادب کا آغاز ہو گیا۔ افروز عالم لکھتے ہیں:

"1953ء میں کویت کا پہلا شاعر فضل کریم اختر تلاش رزق میں جب
صحرائے کویت کا مقیم ہوا تبھی سے اُردو ادب کی بودوباش اس ریت کے
بگولوں میں شامل ہونے لگی تھی۔اس دیار میں اب تک تقریباً 200 اہل
قلم اقامہ پذیر ہو چکے ہیں اور ان کی جملہ کاوشوں کے تحت
تقریباً 150 ادبی کتابیں شائع ہو چکی ہیں ۔اُردو کی نو آباد بستیوں نے
شائد ہی کوئی بستی اس عدد کے مساوی ہو"(۲۳)

اُردو شعر و ادب کی یہ خوش بختی ہے کہ اسے کویت میں معیاری اہل قلم میسر آئے جنہوں نے تلاش معاش کے ساتھ ساتھ ادبی سرگرمیوں کو بھی جاری رکھا۔ ان اہل علم و ہنر میں باقی احمد پوری، افروز عالم، ڈاکٹر سعید روشن اور مسرت جبیں زیبا کے نام قابل ذکر ہیں۔ باقی احمد پوری نے عالمی اُردو شاعری کا انتخاب "غزل نامہ" اور "بین الاقوامی اُردو شاعری" مرتب کی جس میں مشرق وسطیٰ کے شعراء کو نمایاں جگہ دی۔ باقی احمد پوری نے بطور استاد شاعر کویت میں اپنے تلامذہ کی ایسی کھیپ تیار کی جو مشرق وسطیٰ میں شعر و ادب کی

خدمت میں پیش پیش رہے۔ان کے شعری مجموعے "محبت ہمسفر میری"، "اب شام نہیں ڈھلتی"، "اداسی کم نہیں ہوتی"، "ہمارا کیا ہے"، "اب دل ہی نہیں لگتا"، "غزل تم ہو"، "روانی" اور "والہانہ" چھپ چکے ہیں۔ "اب دل ہی نہیں لگتا" ان کے تین شعری مجموعوں باقیات، نقشِ باقی اور صدر شک غزالاں کا انتخاب ہے۔

بس دھوپ کا سفر ہے محبت کا یہ سفر
رستے میں کوئی سایہ دیوار بھی نہیں (۲۴)

ڈاکٹر سعید روشن نے "تاریخ اُردو ادب کویت" مرتب کی جس میں کویت کے 1950ء کی دہائی کے شعراء سے لے کر 2000ء کی دہائی کے شعرائے کرام کا کلام شامل ہے۔ افروز عالم نے "کویت میں ادبی پیش رفت" کے نام سے کویت کی ادبی تاریخ مرتب کی جس میں اُردو ادب کی جملہ اصناف کے اہل قلم کا تعارف اور ان کی تخلیقات کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ افروز عالم کی یہ کتاب کویت کی مکمل ادبی تاریخ ہے۔

کویت میں اردو ادب کے فروغ میں ریڈیو کویت اردو سروس، عرب ٹائمز، ادبی ماہنامے، رسائل و جرائد اور دیگر اخبارات کا اہم کردار رہا ہے۔ ان میں ڈاکٹر صالح جواد الموسیٰ ،افروز عالم ،طاہر پرویز، شاہجہاں جعفری امروہوی، غلام مصطفی بیکس، زہرہ چغتائی اور خلیل ملک کے نام نمایاں ہیں۔ رشید میواتی لکھتے ہیں:

> "طاہر پرویز نے مقامی ادیبوں اور شاعروں کو عرب ٹائمز کے اردو صفحات میں زیادہ اہمیت دی۔ اس طرح کویت میں بسنے والے شعراء کا چرچا دوسرے خلیجی ملکوں کے ساتھ ساتھ پاکستان اور بھارت تک جا پہنچا۔ مقامی شعراء اور ادباء کو تحریک بھی ملتی رہی اور وہ اپنے اپنے میدان ادب میں زیادہ سے زیادہ مستعدی دکھانے لگے۔ اس لیے کویت میں شائع ہونے والی کتابوں کی تعداد دوسرے خلیجی ملکوں سے کہیں زیادہ ہے۔"(۲۵)

کویت کے ادبی منظر نامے میں پاکستان کے سفیر کرامت اللہ غوری کی شعری خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے اپنی سفارتکاری کے 36 برسوں میں زیادہ عرصہ مشرق وسطی میں گزارا۔ کویت میں اپنی سفارتکاری کے دور میں باقاعدہ شعر و ادب کی محفلوں میں شرکت کرتے رہے۔ ان کی شریک حیات عابدہ کرامت بھی شاعری میں فعال رہیں۔ اس دوران کرامت اللہ غوری کے 3 شعری مجموعے "در خانہ اطہر"، "حرف کرامت" اور "سفر ناتمام"

جبکہ ان کی شریک حیات عابدہ کرامت کے 4 شعری مجموعے "ٹوٹا ہوا دروازہ" ، "حاصل آگہی"، "رتجگوں کی چاندنی" اور "بچھڑی ساعتیں" چھپ کر منظر عام پر آئے۔

اڑتے پرندے دیکھ کے میں نے سفر کیا
اور خود کو ایک عمر یونہی دربدر کیا[۲۶]
منزل تو مری تجھ سے رفاقت میں ہے پنہاں
اب تک کی مسافت تو مری دربدری ہے[۲۷]

استنبول یونیورسٹی ترکی کے ڈاکٹر خلیل طوقار خلیل نے اُردو زبان اور شعر و ادب کے فروغ میں گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ ان کے 3 شعری مجموعے "ایک قطرہ آنسو"، "آخری فریاد" اور "پردیسی" چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ مزید براں "اُردو کا مستقبل" اور "جدید ترکی شاعری" جو کہ ابتداء سے آج تک کی ترکی شاعری کا منظوم ترجمہ ہے۔ یقیناً یہ اُردو شعر و ادب کی عظیم خدمت ہے جس سے اُردو کے قاری ترک شعراء کے تخلیقی مزاج اور رجحان سے متعارف ہوئے ہیں۔ قاہرہ، مصر کی عین شمس یونیورسٹی شعبہ اُردو کی لیکچرار ڈاکٹر ولاء جمال العسیلی کا نظموں پر مشتمل "سمندر رہے درمیان" شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر ولاء جمال العسیلی مصر میں پہلی عربی النسل اُردو شاعرہ ہیں۔ قاہرہ، مصر کی ڈاکٹر بسنت شکری بھی اُردو شاعری میں نو وارد ہیں۔ تہران یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر وفایزداں منش کی اُردو نظمیں کافی مقبول ہیں۔ افتخار بخاری نے اردن میں پاکستانی سفارت خانے کی ملازمت کے دوران 2 شعری مجموعے "زمین پر ایک دن" اور "درد کہاں جاتے ہیں مائے" تخلیق کیے۔

مشرق وسطیٰ میں اُردو شعر و ادب میں عرب شعراء کا کردار بھی قابل ذکر ہے۔ ان میں سب سے زیادہ 75 شعری مجموعوں کے خالق ڈاکٹر زبیر فاروق العرشی، بحرین کے ابراہیم العریض عنایت، سعودی عرب کے عمر سالم العیدروس اور یمن کے سعید شر عبی شامل ہیں۔ ادبی سرگرمیوں میں عذرا نقوی، عابدہ کرامت، ریحانہ روحی، ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، سعدیہ روشن صدیقی، شمع ظفر مہدی، نورین طلعت عروبہ، مسرت جبین زیبا، ڈاکٹر ثروت زہرہ، صبیحہ صبا اور عطیہ خلیل عرب نمایاں ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ حسین سحر، پروفیسر، اُردو کا دبستان خلیج، ملتان: سحر سنز، 2011ء، ص20

۲۔ گوپی چند نارنگ، اردو کی نئی بستیاں، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2008، ص405

۳۔ نعیم حامد علی، سید، ڈاکٹر، پیکر نغمہ، جدہ: شرکتہ دار العلم للطباعۃ والنشر، 1986ء، ص58

۴۔ نسیم سحر، چہرۂ خواب، کراچی: دنیائے ادب، 2003ء، ص115

۵۔ نسیم سحر، نعت نگینے، راولپنڈی: رومیل ہاؤس آف پبلی کیشنز، 2014ء، ص100

۶۔ نسیم سحر، یہ جو سلسلے ہیں کلام کے، اسلام آباد: القلم دار اشاعت، 1996ء، ص69

۷۔ یونس اعجاز، سید، چٹکی بھر دھوپ، لاہور: زربفت پبلی کیشنز، 2016ء، ص40

۸۔ یونس اعجاز، سید، سورج مٹھی میں، اسلام آباد: منزل پرنٹرز، 2010ء، ص146

۹۔ اقبال واجد، ڈاکٹر، سعودی عرب میں اُردو شاعری کی نئی جمالیات، مشمولہ: سحاب (مدیر: نسیم سحر) شمارہ نمبر 2 ، راولپنڈی: جنوری تا جون 2001ء، ص32

۱۰۔ ظہور الاسلام جاوید، متحدہ عرب امارات میں اُردو ادب اور شاعری کی تاریخ، مشمولہ: تخلیق (مدیر: اظہر جاوید) جلد نمبر 30، شمارہ نمبر 11، لاہور: نومبر 1999ء، ص25

۱۱۔ شفیق سلیمی، تمازت، لاہور: گلریز پبلشرز، 1990ء، ص19

۱۲۔ شفیق سلیمی، تپش، لاہور: نمود بکس، 2009ء، ص98

۱۳۔ یعقوب تصور، سیپیوں کی قید میں، کراچی: رائٹرز بک فاؤنڈیشن، 2001ء، ص25

۱۴۔ گوپی چند نارنگ، اردو کی نئی بستیاں، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2008، ص404

۱۵۔ حسین سحر، شہر خواب، ملتان: سحر سنز، 2009ء، ص93

۱۶۔ عطا الرحمن صدیقی ندوی، مہاجر ادب کا ممتاز شاعر، محمد ممتاز راشد، مشمولہ: سحاب (مدیر: نسیم سحر) شمارہ نمبر 2 ، راولپنڈی: جنوری تا جون 2001ء، ص46

۱۷۔ ممتاز راشد، ہم ہیں اپنے مزاج کے بندے، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، 1998ء، ص90

۱۸۔ امتیاز حسین سبزواری، خیال وفن کے پچیس سال، مشمولہ: خیال وفن، لاہور: جون 2019، ص39

۱۹۔ شکیل آزاد (ودیگر)، ریت اور شبنم، لاہور: میلان پبلشرز، 1981ء، ص11-12

۲۰۔ ذکاء صدیقی، باتیں ہماری یاد رہیں، مشمولہ: ارمغان اعجاز (مرتبہ: راشد عباسی)، سعودی عرب: اوورسیز پاکستانی رائٹرز فورم، 1997ء، ص24

۲۱۔ قدسیہ عبدالکریم، ڈاکٹر، اُردو مشاعرے کی روایت، ادبی تہذیبی اور ثقافتی پہلو، کراچی: سعد پبلی کیشنز، 2013ء، ص322

۲۲۔ سعید قیس، محبت روشنی ہے، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، 1997ء، ص52

۲۳۔ افروز عالم، کویت میں ادبی پیش رفت، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 2015ء، ص33

۲۴۔ باقی احمد پوری، والہانہ، لاہور: زربفت پبلیکشنز، 2017ء، ص50

۲۵۔ رشید میواتی، کویت میں اُردو، مشمولہ: بیرونی ممالک میں اردو، مرتب: ڈاکٹر انعام الحق جاوید، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1996ء، ص217

۲۶۔ کرامت غوری، حرف کرامت، لاہور: جہانگیر بک ڈپو، 1996ء، ص25

۲۷۔ عابدہ کرامت، جبین نیاز، کراچی: ویلکم بک پورٹ، 2005ء، ص43